ACADEMIA International Journal for Social Sciences
Volume 4, Issue 4, 2025 ISSN-L (Online): 3006-6638

مسندِ احمد بن حنبل ایک حدیثی کاوش: منہجی وفنی مطالعہ

Musnad Ahmad ibn Hanbal as a Hadith Compilation: A Methodological and Technical Study

Dr. Muhammad Naveed
h.m.naveed91@gmail.com
Ph.D. Graduate, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Gujrat, Pakistan

Ayaz Akhter
ayaz502000@gmail.com
Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University, Islamabad, Pakistan

Farah Sadique
naeemulirfan@gmail.com
Ph.D. Scholar, Institute of Islamic Studies & Sharia, MY University, Islamabad, Pakistan
Corresponding Author: * Dr. Muhammad Naveed h.m.naveed91@gmail.com
Received: 10-07-2025 **Revised:** 22-08-2025 **Accepted:** 20-09-2025 **Published:** 10-03-2025

ABSTRACT

Imam Aḥmad ibn Ḥanbal, the founder of the Ḥanbali school of thought, authored numerous works of lasting significance. Among them, his most renowned and monumental contribution is al-Musnad, a comprehensive collection of aḥādīth. While several other musnads were compiled both before and after it, none attained the same level of recognition, acceptance, and scholarly acclaim as Musnad-e-Aḥmad.This encyclopedic work preserves narrations from nearly seven hundred Companions, comprising 27,647 aḥā dīth according to the edition of Shaykh Shu'ayb al-Arna'ūṭ. The celebrated scholar Shah Walī Allāh al-Dihlawī ranked Musnad-e-Aḥmad alongside the second tier of ḥadīth collections, such as Sunan Abī Dāw ūd, Sunan al-Nasāī, and Jāmi' al-Tirmidhī. Musnad-e-Aḥmad stands as a magnificent intellectual legacy in which Imam Aḥmad organized aḥ ā d ī th according to his distinctive methodology and scholarly conditions. Esteemed by scholars and researchers across generations, this masterpiece continues to illuminate the study of ḥadīth. The present article aims to examine the methodology and framework of Musnad Aḥmad, highlighting its scholarly value and unique contribution to the field of ḥadīth sciences.

Keywords: *Imam Aḥmad ibn Ḥanbal, Musnad-e-Aḥmad, ḥadīth sciences, methodology, legacy, Islamic scholarship.*

موضوعِ تحقیق کا تعارف، اہمیت اور پسِ منظر:

لفظِ مسند مختلف حرکات کے ساتھ پڑھا گیا ہے، اور اس کے متعدد معانی و مفہوم ہیں، مسنِد (بکسر النون) اس شخص کو کہتے ہیں، جو شخص حدیث کو بمعہ سند روایت کرے، خواہ اس کو اس حدیث
امام خطیب بغدادی فرماتے ہیں کہ محدثین کے ہاں جس حدیث کی سند شروع تا آخر متصل ہو، اسے مسنَد (بفتح النون) کہتے ہیں، اکثر اوقات مسنَد صرف نبی[i] کا علم ہو یا محض روایت ہو۔
اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کردہ احادیث پر بولا جاتا ہے، تاہم ابن عبد البر کہتے ہیں کہ مسنَد ان روایات کو کہا جاتا ہے، جو خصوصاً نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے مروی ہوں، خواہ وہ متصل ہوں یا منقطع،
القاسمی رقمطراز ہیں کہ مسنَد (بفتح النون) اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں صحابہ کرام الدین جمال محمد شیخ [ii] جبکہ امام حاکم کے نزدیک مسنَد کا لفظ احادیث مرفوعہ متصلہ کے لیے مستعمل ہے۔
محمد بن حسن ابراہیم رقمطراز ہیں کہ لفظ مسانید مسنَد کی جمع ہے، اور مسانید کا لفظ ان کتب کے [iii] رضوان اللہ علیہم اجمعین کی (نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی طرف سے) بیان شدہ احادیث جمع کی جائیں۔
ان تعریفات [iv] لیے مستعمل ہے، جس میں ہر صحابی کی علیحدہ علیحدہ احادیث مذکور ہوں، خواہ وہ مرویات صحیح، حسن یا ضعیف ہوں، خواہ وہ حروف تہجی، قبائل یا مسابقت فی الاسلام پر مرتب ہوں۔
سے واضح ہے کہ مسنَد کا لفظ اس کتاب کے لیے بھی مستعمل ہے، جس میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مرویات جمع کی جائیں، مسند کی جمع مسانید آتی ہے، پس علما جب لفظِ مسنَد کو علی

الاطلاق استعمال کرتے ہیں، تو اس سے مراد امام احمد بن حنبل کی کتاب "المسنَد" ہوتی ہے، جو "مسنَدِ احمد بن حنبل" کے نام سے معروف ہے۔ ڈاکٹر عبد اللہ بن عبد المحسن رقمطراز ہیں
کہ مسند کی تصنیف کی ابتدا (۲۰۰) دوسو ہجری کی انتہاء پر ہوئی، جب امام احمد اپنے اسفار و رحلات سے واپس آئے، آپ کا آخری سفر یمن کا تھا، جو آپ نے امام عبد الرزاق بن ہمام
صنعانی (متوفیٰ: ۲۱۱ھ) کی طرف کیا۔ امام ابو موسیٰ المدینی نے عبد اللہ بن احمد بن حنبل تک کی سند کے ساتھ بیان کیا کہ عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ والد محترم نے مسند کی تصنیف امام عبد
[v]الرزاق بن ہمام صنعانی سے واپس آکر کی۔

مسند احمد بن حنبل کی شرائط:

رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ امام احمد بن حنبل نے اس مسند میں صرف انہی حضرات سے روایات منقول کی ہیں، جن کی صداقت، دیانت، اور امانت طعن کے بغیر ثابت المدینی شیخ حافظ ابو موسیٰ
[vii]ابو موسیٰ المدینی لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس مسند کی اسناد و متون میں احتیاط برتی ہے، اور اس میں صرف وہی روایات وارد کی ہیں، جو آپ کے ہاں صحیح ہیں۔[vi] ہے۔
ابن تیمیہ رقمطراز ہیں کہ مسند میں امام احمد کی شرط یہ ہے کہ وہ اس میں کذب سے معروف اشخاص سے روایت نہیں کریں گے، تاہم اس میں ضعیف راوی ہو سکتا ہے، اور امام احمد کی مسند کی یہ
یہ شرط ذکر کرنے کے بعد محمد بن صالح لکھتے ہیں کہ امام احمد کی مسند میں یہ شرط ابو داؤد کی سنن میں شرط سے زیادہ قوی ہے، کیونکہ سننِ[viii] شرط ابو داؤد کی سنن میں شرط کے مترادف ہے۔
دخیل بن صالح امام احمد کی مسند میں شرائط کی بابت رقمطراز ہیں کہ امام احمد نے فرمایا کہ انہوں نے اس مسند میں ان مرویات کو[ix] ابی داؤد کے رجال مسند احمد کے رجال سے زیادہ ضعیف ہیں۔
ذکر نہیں کیا، جن کے ترک پر اجماع ہے، یہ شرط امام ابو داؤد کی بھی ہے، جس کو ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ زرکشی نے بیان کیا ہے، نیز بحوالۂ ابن تیمیہ کہا کہ انہوں نے مسند احمد کو ابو داؤد کی
امام احمد بن حنبل اپنی مسند کی بابت رقمطراز ہیں کہ انہوں نے مسند میں احادیث مشہورہ بیان کی[x] شرط سے بہتر پایا ہے، اور اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسند احمد، سننِ ابی داؤد سے زیادہ بہتر ہے۔
ہیں، اور ان لوگوں کا راز افشاں نہیں کیا، جن پر اللہ تعالیٰ کا پردہ ہے، اگر وہ ان روایات کا ارادہ کرتا جو ان کے نزدیک صحیح ہیں، تو اس میں چند ایک روایات رہ جاتیں۔ نیز اپنے بیٹے کو مخاطب
[xi]ہوتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم حدیث کی بابت میرا طریقہ جانتے ہو کہ میں اس کی مخالفت نہیں کرتا جو ضعیف ہو، جب تک کوئی ایسی چیز اس میں نہ پائی جائے، جو قابلِ گرفت ہو۔

کتبِ احادیث میں مسند احمد کا درجہ:

مسند احمد بن حنبل کا کتبِ احادیث میں کیا درجہ ہے، اس کی بابت علما کی آراء قدرے مختلف ہیں، محمد بن صالح مسند احمد کے درجہ کی بابت رقمطراز ہیں کہ محدثین نے مسانید کا درجہ کتبِ
صحیحین و سنن کے بعد کا قرار دیا ہے، اور مسانید میں سب سے قدر منزلت اور نفع کے لحاظ سے مسند الامام احمد ہے، محدثین کا اوّل و آخر دستہ اس بات کا شاہد ہے کہ مسند احمد سنت کی سب سے
بڑی محافظ اور کتبِ سنت میں سے سب زیادہ جامع کتاب ہے، کیونکہ ایک مسلم کو دین و دنیا میں اسی کی طرف محتاجی کا سامنا ہے۔ ابن کثیر کے قول کے مطابق مسند احمد کا کثرتِ حدیث و حسنِ
اس سے واضح ہوتا ہے کہ بعض علما نے مسند احمد بن حنبل کو تیسرے درجہ پر رکھا ہے، تاہم بعض علما نے اس سے اختلاف[xii] سیاقت کی وجہ سے دیگر مسانید کے ساتھ موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔
کیا، اور اس عظیم الشان کتاب کو درجۂ ثانیہ عطا کیا، جیسا کہ شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی نے مسند احمد بن حنبل کو درجۂ ثانیہ پر رکھا ہے، اس درجہ میں سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی اور
[xiii]مسند احمد بن حنبل ہیں۔

مسند احمد بن حنبل میں وارد شدہ احادیث کی بابت علما کی آراء:

مسند احمد بن حنبلی میں مذکور احادیث کی بابت علما کی آراء تین امور پر مشتمل ہے:

۱۔ اس میں تمام احادیث قابلِ حجت ہیں۔

۲۔ اس میں صحیح، ضعیف اور موضوع روایات بھی ہیں، جن کو ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا، جن کی تعداد ۲۹ ہے، بلکہ امام عراقی نے اس پر (۹) نو مزید احادیث کا اضافہ کیا، اور ان (۹) نو موضوع احادیث کو ایک جزء میں جمع کیا۔

۳۔ اس میں صحیح و ضعیف ہیں، تاہم ضعیف بھی حسن کے قریب ہیں، جبکہ اس میں کوئی موضوع حدیث نہ ہے، اس قول کی

طرف ابن تیمیہ، ذہبی، حافظ ابن حجر عسقلانی اور امام سیوطی گئے ہیں۔

لیکن اس میں عبد اللہ بن احمد اور قطیعی [xiv] کی زیادات بھی مذکور ہیں، ان زیادات میں چند احادیث موضوع بھی ہیں، جس کو اس کی بابت علم نہ ہوا، اس نے یہ سمجھ لیا کہ یہ بھی امام احمد کی مرویات میں سے ہیں۔[xv]

علماء کی آراء میں تطبیق: جس نے کہا کہ اس مسند میں صحیح اور ضعیف روایات بھی ہیں، وہ پہلے قول یعنی تمام مرویات کے قابلِ حجت ہونے کے منافی نہ ہے، کیونکہ ضعیف جب حسن لغیرہ ہو جائے تو وہ بھی قابلِ حجت ہوتی ہے، اور تیسرا قول کہ اس میں موضوع روایات بھی ہیں، یہ ان علما کا ہے جنہوں نے ان مرویات کو زیاداتِ عبد اللہ و قطیعی پر محمول کیا ہے۔[xvi]

مسند احمد میں ضعیف احادیث کی بابت تحقیق:

بعض آئمہ نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسند احمد بن حنبل میں بعض احادیث ضعیفہ بھی موجود ہیں، ان علما میں امام ذہبی، امام ابن کثیر، امام عراقی اور امام سخاوی و دیگر شامل ہیں، ان کے اقوال درج ذیل ہیں:

۱۔ امام ذہبی رقمطراز ہیں کہ اس مسند میں کچھ احادیث ضعیفہ ایسی بھی منقول ہیں، جن سے دلیل و حجت پکڑنا ضروری نہیں۔[xvii]

۲۔ امام ابن کثیر رقمطراز ہیں کہ حافظ ابو موسیٰ المدینی کا مسند احمد کی بابت یہ قول "اس میں تمام احادیث صحیحہ ہیں" ضعیف و کمزور ہے، کیونکہ اس میں بعض احادیث ضعیفہ بھی موجود ہیں۔[xviii]

۳۔ امام عراقی بیان کرتے ہیں کہ مسند احمد میں حدیث ضعیف کا وجود علی وجہ التحقیق ثابت شدہ ہے۔[xix]

۴۔ امام سخاوی رقمطراز ہیں کہ اور حق بات تو یہ ہے کہ اس (مسند) میں کثیر احادیث ضعیفہ ہیں، اور ان میں سے بعض احادیث دیگر احادیث سے زیادہ ضعیف ہیں۔[xx]

درج بالا اقوال ان علما کے تھے، جنہوں نے امام احمد کی مسند میں ضعیف احادیث کا وجود ثابت کیا ہے، تاہم بقول امام ابن حجر عسقلانی مسند میں ضعیف احادیث کی تعداد بہت قلیل ہے، بلکہ [xxi] امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مسند کی تمام مرویات مقبول ہیں، کیونکہ اس میں موجود روایاتِ ضعیفہ بھی حسن کے قریب ہیں۔[xxii]

مسند احمد میں موضوع احادیث کی بابت تحقیق:

مسند احمد بن حنبل میں موضوع روایات کی موجودگی کی بابت علما کے دو گروہ ہیں، ایک جماعت نفی اور دوسری اثبات کی قائل ہے، جو علما احادیثِ موضوعہ کی موجودگی کے قائل ہیں، ان میں ابن جوزی، ذہبی، ابن کثیر اور عراقی شامل ہیں، ان کے اقوال درج ذیل ہیں:[xxiii]

۱۔ امام ذہبی سیر اعلام النبلاء میں رقمطراز ہیں کہ اس (مسند) میں کچھ روایات ایسی بھی ہیں، جن پر وضع کا شبہ ہوتا ہے، تاہم یہ ایسے ہی ہے، جیسے سمندر میں قطرہ کی حیثیت ہوتی ہے۔[xxiv]

۲۔ امام عراقی رقمطراز ہیں کہ مسند (احمد بن حنبل) میں اس قسم (موضوع) کی بھی چند ایک روایات ہیں، تاہم وہ زیادہ نہیں ہیں۔[xxv]

۳۔ امام ابن کثیر رقمطراز ہیں کہ اس میں کچھ احادیث ضعیفہ بلکہ موضوعہ بھی موجود ہیں، جیسے "*أحاديث فضائل مرو، وعسقلان، والبرث الأحمر عند حمص*" وغیرہا، جیسا کہ آئمہ حفاظ میں سے ایک گروہ نے اس پر متنبہ کیا ہے۔[xxvi]

۴۔ ابن جوزی بھی مسند احمد میں احادیث موضوعہ کی موجودگی کے قائل ہیں۔[xxvii]

درج بالا اقوال ان علما کے تھے، جو مسند احمد بن حنبل میں احادیث موضوعہ کے قائل تھے، خواہ ان احادیث کی تعداد چند ایک ہی کیوں نہ ہو، تاہم جو علما مسند احمد بن حنبل میں احادیث موضوعہ کے وجود کے منکر ہیں، ان میں امام العلاء ابو الهمذانی، امام ابن ابن تیمیہ، علامہ ابن حجر، محمد صبغۃ اللہ المدراسی الہندی اور بعض حنبلی علما شامل ہیں، ان کے اقوال درج ذیل ہیں:[xxviii]

۱۔ امام ابن حجر عسقلانی رقمطراز ہیں کہ مسند احمد بن حنبل میں سے کسی روایت پر وضع کا حکم لگانا یقینی اور درست نہیں ہے، تاہم اگر چند ایک مرویات ایسی نظر آتی ہیں، تو ان کا بھی قوی احتمال کے ساتھ دفاع ممکن ہے۔[xxix]

۲۔ ابن جوزی نے مسند احمد بن حنبل میں بیان کردہ روایات پر جو وضع کا حکم لگایا ہے، ان میں سے نو (۹) روایات کا رڈ امام ابولفضل عراقی نے کیا ہے۔[xxx]

۳۔ ابن جوزی نے مسند احمد بن حنبل میں بیان کردہ روایات پر جو وضع کا حکم لگایا ہے، امام ابن حجر عسقلانی نے ان میں سے ۱۵ روایات کا ردِّ نفیس دلائلِ محکم سے کر دیا ہے، اور اس کا نام "*المسدد في الذب عن مسند أحمد*" رکھا ہے۔[xxxi]

۴۔ ابن جوزی نے مسند احمد بن حنبل میں بیان کردہ روایات پر جو وضع کا حکم لگایا ہے، ان میں سے چند ایک مرویات کا امام جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب "*الذیل الممهد*" میں تتبع کیا ہے، اور ان روایات سے وضع کے حکم کی نفی کی ہے۔[xxxii]

۵۔ اسی طرح علامہ محمد صبغۃ اللہ المدراسی الہندی نے "*موضوعات ابن الجوزي*" سے امام ابن حجر عسقلانی سے فوت شدہ ۲۲ روایات میں سے ہر ایک کا اپنی کتاب "*ذیل القول المسدد*" میں مدلل جواب دیا ہے۔[xxxiii]

۶۔ جبکہ امام ابن تیمیہ کی تحقیق کے مطابق مسند احمد بن حنبل میں مذکور وہ روایات جن کے موضوع ہونے کا شائبہ ہے، وہ امام احمد بن حنبل اور ان کے بیٹے کی ہے ہی نہیں ہیں، دراصل وہ امام قطیعی کی زیادات میں سے ہیں۔[xxxiv]

مسند میں مذکور صحابہ کرام اور روایات کی تعداد:

امام حنبل بن اسحاق کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے ان پر، نیز صالح اور عبد اللہ پر مسند پڑھی، جو ان تینوں کے علاوہ کسی نے نہیں سنی، اور فرمایا: اس کتاب کو میں نے ساڑھے سات لاکھ احادیث سے بھی زیادہ روایات سے انتخاب کیا ہے، پس جس روایت میں مسلمان اختلاف کا شکار ہو جائیں کہ آیا یہ حدیث رسول ہے یا نہیں، تو تم اس مسند کی طرف رجوع کرنا، اگر اس میں وہ روایت پاؤ تو ٹھیک، ورنہ وہ روایت حجت نہیں۔[xxxv] تاہم[xxxvi] امام ابو موسیٰ المدینی نے شیخ حامد بن ابی الفتح کے (مسند احمد بن حنبل کی بابت) خط میں (۷۰۰) سات سو کی مقدار پائی ہے۔

جہاں تک معاملہ ہے مسند احمد بن حنبل میں مذکور روایات کی تعداد کا، تو اس کی بابت علما اختلاف کا شکار ہیں، امام ابو موسیٰ المدینی کہتے ہیں کہ مسند کی احادیث کی تعداد کی بابت میں ہمیشہ لوگوں سے یہی سنتا رہا کہ وہ چالیس ہزار ہیں۔[xxxvii] امام ابو موسیٰ المدینی نے لکھا ہے کہ دنیا میں کوئی شخص عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے زیادہ امام احمد بن حنبل سے روایت کرنے والا نہیں ہے،

محمد بن صالح صاحب مصطلح الحدیث رقمطراز ہیں کہ مسند کی احادیث تکرار سمیت چالیس ہزار[xxxviii] کیونکہ عبد اللہ بن احمد نے امام احمد سے مسند کی سماعت کی جو کہ (۳۰) تیس ہزار ہے۔ ہے، جبکہ تکرار کے حذف کے بعد تیس ہزار احادیث مسند میں مذکور ہیں۔۔۔ اس میں آپ کے بیٹے کی زیادات بھی شامل ہیں، جو انہوں نے آپ سے ہی روایت کی ہیں، جو "زوائد عبد اللہ" کے نام سے مشہور ہے، مزید بر آں اس میں ابو بکر قطیعی کی مرویات ہیں، جن کو انہوں نے امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے سے جو انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہیں، شامل شیخ شعیب الارنؤوط کی تحقیق پر مسند احمد بن حنبل کا جو نسخہ مرتب کیا گیا ہے، وہ "مؤسسة الرسالة" سے طبع شدہ (۴۵) پینتالیس اجزاء پر مشتمل ہے، تاہم اس میں احادیث کی تعداد[xxxix] ہیں۔ بمعہ تکرار اور "زوائد عبد اللہ" (۲۷۶۴۷) ستائیس ہزار چھے سو سنتالیس ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اسی نسخہ پر عصرِ حاضر کے علما کا اعتماد ہے، اور راقم نے بھی تحقیق کے لیے اسی نسخہ کا انتخاب کیا ہے۔

مسند احمد بن حنبل میں احادیث کا سببِ تکرار:

مسند احمد بن حنبل میں دس ہزار کے لگ بھگ احادیث مکرر ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک حدیث بعض اوقات چند اصحاب رسول ﷺ سے مروی ہوتی ہے، چونکہ امام احمد کی یہ کتاب مسند ہے، جس میں ہر صحابی کی الگ الگ احادیث بیان کی جاتی ہیں، اس لیے ہر صحابی کی وہ روایت جو امام موصوف ہاں کے اس مسند میں پائے جانے کے قابل تھی، کو ذکر کر دیا، خواہ وہ دیگر اصحاب سے بھی مروی کیوں نہ ہو، اس کی وجہِ ثانیہ یہ ہے کہ امام احمد بن حنبل اس کی تہذیب و ترتیب سے قبل وفات پا گئے تھے، یہی وجہ ہے کہ امام ذہبی نے یہ خواہش و آرزو ظاہر کی کہ کاش امام پس اسی وجہ[xl] احمد بن حنبل اس کی ترتیب و تہذیب کر پاتے، بلکہ آپ کا یہ کہنا تھا کہ اگر ضعفِ بصر اور بڑھاپے کی قید میں جکڑا نہ ہوتا، تو میں خود اس کی ترتیب و تہذیب کا کام سر انجام دیتا، [xli] سے مکرر احادیث اس میں رہ گئیں۔

مسند احمد بن حنبل کی ترتیب:

راقم نے مسند کے جس نسخہ کو تحقیق کے لیے منتخب کیا ہے وہ "مؤسسة الرسالة" سے طبع شدہ ہے، اس نسخہ کے مطابق مسند احمد بن حنبل (۴۵) پینتالیس اجزاء پر مشتمل ہے، تاہم اس میں احادیث کی تعداد بمعہ تکرار و "زوائد عبد اللہ" (۲۷۶۴۷) ستائیس ہزار چھے سو سنتالیس ہے، علامہ شعیب الارنؤوط و دیگر محققین نے اس کی تخریج، تعلیق کا کام سر انجام دیا ہے، اسی نسخہ پر عصرِ حاضر کے علما کا اعتماد ہے، اور راقم نے بھی تحقیق کے لیے اسی نسخہ کا انتخاب کیا ہے، اس نسخہ کی ترتیب کے مطابق سب سے پہلے مقدمات ہیں، بعد ازاں مسانید ہیں، مسند احمد بن حنبل کا یہ نسخہ مسند ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ختم ہوتا ہے۔

علما و محدثین کے ہاں مسند احمد بن حنبل کا مقام و مرتبہ:

مسند احمد بن حنبل علما سے لے کر عوام الناس تک معروف و مشہور رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ عظیم الشان علما و محدثین اس کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتے ہیں، ذیل میں ان علما کے اقوال اجمالاً مذکور ہیں:

امام ابو موسیٰ المدینی رقمطراز ہیں کہ یہ کتاب بہت بڑی بنیاد ہے، مرجع کی حیثیت رکھتی ہے، اصحابِ حدیث کی مضبوطی و قوت ہے، جس کو (امام احمد) نے کثیر احادیث اور وافر مقدار میں امام مدینی مزید لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے اپنی اولاد کو تیرہ سال تک مسند سنائی، [xlii] مسموعات سے چنا ہے، اور اس کو جائے اعتماد اور بوقتِ تنازع جائے پناہ اور مستند کی حیثت دی ہے۔ [xliv] امام عبد اللہ بن احمد بیان کرتے ہیں کہ والد محترم نے مسند کی تصنیف امام عبد الرزاق بن ہمام کی طرف سفر کے بعد کی ہے۔[xliii] اور جب کوئی ضعیف راوی آتا تو اس کی نشاندہی کرتے۔ یوں مسند کا مقام و مرتبہ خوب واضح ہو جاتا ہے کہ امام احمد بن حنبل نے اس مسند کی تالیف طلبِ علم کے اسفار کے آخری مرحلہ کے بعد کی، ان اسفار میں آپ نے مہتم بالشان علما و محدثین ابراہیم رقمطراز ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے اس میں صرف ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے، تاہم مسند کے سے کسبِ فیض کیا، اور بعد ازاں مسند کی تالیف کا کام شروع کر دیا۔ محمد بن حسن [xlv] علاوہ غیر ثقہ کی روایات کو بھی بیان کیا ہے۔

امام ابن کثیر رقمطراز ہیں کہ مسندِ امام احمد میں کثیر ایسی اسانید و متون ہیں جو [xlvi] ابن الجزری مسند احمد کی بابت رقمطراز ہیں کہ حدیث کی کوئی کتاب روئے زمین پر اس سے اعلیٰ نہیں ہے۔ احادیث مسلم بلکہ بخاری کے کثیر اسانید و متون کے برابر ہیں، لیکن امام مسلم یا بخاری ان کو نقل نہیں کر سکے، حتیٰ کہ صاحب کتبِ اربعہ یعنی ابو داؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کی کتب میں بھی

امام ابن حجر عسقلانی رقمطراز ہیں کہ منصف و عادل[xlviii] امام ذہبی رقمطراز ہیں کہ صحیح بخاری و مسلم میں ایسی احادیث بہت کم ہیں، جو مسند احمد میں مذکور نہ ہوں۔[xlvii] وہ مذکور نہیں ہیں۔ شخص کبھی اس امر میں شکی نہ ہے کہ مسند اپنے ماسوا سے احادیث کے لحاظ سے سب سے زیادہ صاف و شفاف اور رجال کے لحاظ سے مضبوط ہے، اور یہی امر اس پر رہنمائی کرتا ہے کہ آپ نے [l] علما و محققین کے علاوہ آپ اپنے بیٹے عبد اللہ کو فرماتے تھے: اس مسند کی حفاظت کرو، کیونکہ عنقریب یہ لوگوں کا امام ثابت ہوگی۔[xlix] مسند کی احادیث کا انتخاب کیا تھا۔

مسند احمد بن حنبل پر ہونے والا کام:

مسند احمد بن حنبل کی فضلیت کی بناء پر علما و محدثین نے اس کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے اور لوگوں کے حتیٰ الامکان قریب کرنے کے لیے مختلف کتب لکھی ہیں، ان علما و محدثین میں سے بعض ایسے ہیں، جنہوں نے اس کے فضائل و نفائس بیان کیے ہیں، بعض نے اس کی ترتیب پر کام کیا ہے، بعض نے اس کے رجال پر کام کیا ہے، بعض نے اس کی تبویب و تہذیب پر کام کیا ہے، بتوفیق اللہ ان کا اجمالی و مختصر تذکرہ درج ذیل ہے:

۱۔ خصائص المسند: یہ حافظ ابو موسیٰ محمد بن عمر المدینی کی ایک چھوٹی جلد ہے، جس میں آپ نے مسند احمد بن حنبل کی اہمیت، شرط و قید، تعدادِ حدیث، تعدادِ صحابہ کا تذکرہ کیا ہے۔

یہ ابو الخیر شمس الدین محمد بن محمد المعروف ابن الجزری (متوفیٰ: ۸۳۳ھ) کی کتاب ہے، اگرچہ یہ حجم کے لحاظ سے صغیر ہے، تاہم کبیر الفائدہ ہے، احمد: الامام مسند ختم فی الاحمد ۲۔ المصعد
آپ نے مسجد حرام میں مکمل مسند کی قراءت کے بعد اس کو مرتب کیا، اس میں بھی مسند کے دیگر امور کے ساتھ خصائص بیان کیے گئے ہیں۔

احمد: امام ابن حجر عسقلانی کی یہ کتاب مسند احمد بن حنبل کے دفاع پر مشتمل ہے، اس میں آپ نے موضوعاتِ ابن الجوزی کا تتبع بھی کیا ہے۔ ابن مسند عن الذب فی المسدد ۳۔ القول
جوزی نے مسند احمد بن حنبل میں بیان کردہ روایات پر جو وضع کا حکم لگایا ہے، امام ابن حجر عسقلانی نے ان میں سے پندرہ روایات کا ردِّ نفیس دلائلِ محکم سے کر دیا ہے، اور اس کا نام "المسدد
فِي الذب عَن مُسْنَد أَحْمد"[li] رکھا ہے۔

الممهد: امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کی یہ کتاب بھی موضوعاتِ ابن جوزی کا تتبع ہے، جس میں ابن جوزی نے امام احمد بن حنبل کی مسند میں مذکور بعض احادیثِ موضوعہ کو ۴۔ الذیل
ابن جوزی نے مسند احمد بن حنبل میں بیان کردہ روایات پر جو وضع کا حکم لگایا ہے، ان میں سے چند ایک مرویات کا امام جلال الدین سیوطی نے اپنی[lii] بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔
[liii] الممهد" میں تتبع کیا ہے، اور ان روایات سے وضع کے حکم کی نفی کی ہے۔ کتاب "الذیل

صبغۃ محمد الہندی کی کاوش ہے، اس کتاب میں بھی موضوعاتِ ابن جوزی کا تتبع ہے، علامہ المدراسی اللہ صبغۃ محمد احمد: یہ کتاب المحدث للامام المسند عن الذب فی القول المسدد ۵۔ ذیل
المسدد" میں مدلل جواب القول الجوزی" سے امام ابن حجر عسقلانی سے فوت شدہ ۲۲ روایات میں سے ہر ایک کا اپنی کتاب "ذیل الہندی نے "موضوعات ابن المدراسی اللہ
[liv] دیا ہے۔

احمد: علامہ محمد ناصر الدین البانی کی یہ کتاب بھی مسند احمد کے دفاع پر مشتمل ہے، جس میں علامہ البانی نے تصریح کی ہے کہ جن روایات میں کچھ شائبہ ہے، الامام مسند عن الاحمد ۶۔ الذب
[lv] دراصل وہ امام قطیعی کی زیادات میں سے ہیں۔

الاربعۃ کی یہ واطراف السنن دمشق تاریخ صاحبِ الشافعی الدمشقی علی بن الحسن القاسم ابن عساکر ابو المسند: امام فی احمد بن حنبل حدیثھم الذین اخرج الصحابۃ اسماء ۷۔ ترتیب
[lvi] کتاب مسند احمد بن حنبل میں مذکور صحابہ کی ترتیب پر مشتمل ہے۔

البخاری: یہ مسند احمد بن حنبل کی ابوابِ بخاری پر ترتیب و تہذیب ہے، اس کتاب کے مرتب "امام ابواب علی احمد الامام مسند ترتیب فی الدراری ۸۔ الکواکب
[lvii] علی بن الحسین بن عروۃ بن زکنون" ہیں۔

کی ہے، جس میں آپ نے مسند احمد بن حنبل کو فقہی ترتیب و تبویب سے نوازا[lviii]الساعاتی عبدالرحمٰن البنا احمد الشیبانی: یہ کتاب شیخ احمد بن حنبل الامام مسند لترتیب الربانی ۹۔الفتح ہے۔[lix]

اس[lx]الساعاتی کی ہے، جس میں آپ نے مسند احمد کی شرح کی ہے، یہ کتاب دارِشہاب قاہرہ سے طبع شدہ ہے۔ عبدالرحمٰن البنا احمد الربانی: یہ کتاب بھی شیخ الفتح اسرار من الامانی ۱۰۔بلوغ آرٹیکل میں درج بالا بعض کتب کا تذکرہ مناسب ہے، اگر مسند احمد پر کیے گئے کام کا تذکرہ کیا جائے، تو مکمل ایک فصل درکار ہے، جو طوالت کے پیشِ نظر مناسب معلوم نہیں ہوتی، اس بحث پر محمد بن حسن ابراہیم، نے "***الدراسات الحدیثیۃ حول مسند الامام احمد بن حنبل***" میں قدرے تفصیل سے گفتگو کی ہے۔

خلاصۂ کلام:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ایک فقہی مسلک کے بانی ہیں، انھوں نے کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، تاہم ان میں سے زیادہ مشہور و معروف اور حدیث کی مہتم بالشان کتاب "مسند احمد بن حنبل" ہے، مسند احمد سے قبل و بعد مسانید کے کئی مجموعات مرتب کیے گئے، تاہم ان میں سے کسی کو بھی مسند احمد جیسی شہرت، مقبولیت نہیں ملی۔ یہ سات سو صحابہ کرام کی احادیث کا مجموعہ ہے، جس میں شیخ شعیب الارنؤوط کے نسخہ کے مطابق (۲۷۶۴۷) احادیث موجود ہیں، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کتبِ حدیث کے دوسرے درجہ کی کتابوں یعنی سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور جامع ترمذی کے ہم پایہ قرار دیا ہے۔ "مسند احمد بن حنبل" امام احمد بن حنبل کا ایک عظیم اور شاندار و وسیع علمی سرمایہ ہے، جس میں آپ رحمہ اللہ نے احادیث مبارکہ کو اپنی شرائط اور منہج کے مطابق مرتب کیا ہے، مزید برآں یہ آپ کا ایسا شاندار اور جاندار کام ہے، جس کو ہر دور کے علما و محققین نے سراہا ہے، انہی امور کے پیشِ نظر مسند احمد کا منہج و اسلوب بیان کیا گیا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

i ۔السیوطی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، جلال الدین (المتوفیٰ:911ھ)، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، دار طیبہ، بدون تاریخ، فوائد من المقدمۃ، الفائدۃ الثانیۃ فی حد الحافظ والمحدث والمسند، ج1، ص29، 30

ii ۔*سیوطی، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، انواع الحدیث، النوع الرابع، ج1، ص199*

iii ۔القاسمی، محمد جمال الدین بن محمد (المتوفیٰ:1332ھ)، قواعد التحدیث من فنون مصطلح الحدیث، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، بدون تاریخ، الباب السادس: فی الاسناد وفیہ مباحث، معنی السند والاسناد والمسند والمتن، ج1، ص202

iv ۔محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، الدراسات الاسلامیہ، شروح حدیث، مسند امام احمد بن حنبل، 2010ء، vol. 45، No.2، ص61

v ۔الدکتور عبداللہ بن عبدالمحسن، المذہب الحنبلی، المسند، دیوان السنۃ النبویۃ، تاریخ تالیفہ، ج1، ص109

vi ۔المدینی، خصائص مسند الامام احمد، ج1، ص14

vii ۔ایضاً، ص16

viii ۔ابن تیمیۃ، احمد بن عبد الحلیم، تقی الدین، ابو العباس، الحرانی الحنبلی الدمشقی (المتوفیٰ:728ھ)، منہاج السنۃ النبویۃ فی نقض کلام الشیعۃ القدریۃ، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، ط1، 1406ھ، 1986ء، الفصل الثالث فی الادلۃ الدالۃ علی امامۃ علی رضی اللہ عنہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج7، ص97

ix ۔العثیمین، محمد بن صالح بن محمد (المتوفیٰ:1421ھ)، مصطلح الحدیث، القاہرۃ، مکتبۃ العلم، ط1، 1415ھ، 1994ء، القسم الثانی من کتاب، ج1، ص56

x ۔دخیل بن صالح اللحیدان، زیادات القطیعی علی مسند الامام احمد دراسۃً وتخریجاً، الجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ، السنۃ الرابعۃ والثلاثون العدد 1422ھ، ج1، ص113

xi ۔المدینی، خصائص مسند الامام احمد، ج1، ص21

xii ۔العثیمین، مصطلح الحدیث، القسم الثانی، ج1، ص55

xiii ۔دھلوی، شاہ ولی اللہ، احمد بن عبد الرحیم (المتوفیٰ:1176ھ)، حجۃ اللہ البالغۃ، دار الجیل، بیروت، لبنان، ط1، 1426ھ، 2005ء، باب طبقات کتب الحدیث، ج1، ص232

xiv ۔ابو بکر احمد بن جعفر القطیعی (273- 368ھ = 887- 979ء) شیخ، عالم ومحدث ہیں، مسند احمد بن حنبل، الزہد اور فضائل کو روایت کرنے والے ہیں، آپ کی تصنیفات میں القطیعیات اور مسند العشرۃ شامل ہیں۔(ذھبی، سیر اعلام النبلاء، تابع الطبقۃ العشرو ج10، ص210، 211، رقم الشخصیۃ: 143؛ الزرکلی، الاعلام، حرف الالف، ج1، ص107)

xv ۔العثیمین، مصطلح الحدیث، القسم الثانی من کتاب، ج1، ص55

xvi ۔العثیمین، مصطلح الحدیث، القسم الثانی من کتاب، ج1، ص56

xvii ۔ذھبی، سیر اعلام النبلاء، تابع الطبقۃ الثانیۃ عشرۃ، احمد بن حنبل ابو عبد اللہ، ج11، ص327؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص63

xviii ۔ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ابو الفداء، دمشقی (المتوفیٰ:774ھ)، الباعث الحثیث اختصار علوم الحدیث، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ط2، بدون تاریخ، النوع الاول، مسند الامام احمد، ج1، ص31؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص63

xix ۔العراقی، عبد الرحیم، زین الدین (المتوفیٰ:806ھ)، التقیید والایضاح شرح مقدمۃ ابن الصلاح، تحقیق: عبد الرحمٰن محمد عثمان، محمد عبد المحسن الکتبی صاحب المکتبۃ السلفیۃ بالمدینۃ المنورۃ، ط1، 1389ھ، 1969ء، تحت النوع الثانی، معرفۃ الحسن من الحدیث، ج1، ص57

xx ۔السخاوی، محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد، شمس الدین، ابو الخیر (المتوفیٰ:902ھ)، فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث للعراقی، مکتبۃ السنۃ، مصر، ط1، 1424ھ، 2003ء، الکتب التی من مظنۃ الحدیث الحسن، الکلام علی المسانید، ج1، ص119؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص63

xxi ۔عسقلانی، احمد بن علی بن محمد، ابو الفضل، ابن حجر (المتوفیٰ:852ھ)، تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الائمۃ الاربعۃ، دار البشائر، بیروت، ط1، 1996ء، حرف الالف، ج1، ص240؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص63

xxii ۔الشوکانی، محمد بن علی بن محمد، الیمنی (المتوفیٰ:1250ھ)، نیل الاوطار، دار الحدیث، مصر، ط1، 1413ھ، 1993ء، مقدمۃ الکتاب، ج1، ص22؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص63

xxiii ۔محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص64

xxiv ۔ذھبی، سیر اعلام النبلاء، تابع الطبقۃ الثانیۃ عشرۃ، احمد بن حنبل ابوعبداللہ، ج11، ص327؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص63

xxv ۔عسقلانی، احمد بن علی، ابن حجر، ابوالفضل (المتوفیٰ:852ھ)، القول المسدد فی الذب عن المسند للامام احمد، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاھرۃ، ط1، 1401ھ، ج1، ص4

xxvi ؛محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام 31، ص1۔ابن کثیر، الباعث الحثیث اختصار علوم الحدیث، النوع الاول، مسند الامام احمد، ج احمد بن حنبل، ص64

xxvii ۔ابن جوزی، عبدالرحمٰن بن علی، جمال الدین، ابوالفرج (المتوفیٰ:597ھ)، صید الخاطر، دار القلم، دمشق، ط1، 1425ھ، 2004ء، ج1، ص312

xxviii ۔ابن جوزی، صید الخاطر، ج1، ص312؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص64

xxix ۔عسقلانی، تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الائمۃ الاربعۃ، حرف الالف، ج1، ص241؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص65

xxx ۔ایضاً

xxxi ۔عسقلانی، تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال الائمۃ الاربعۃ، حرف الالف، ج1، ص241؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص65

xxxii ۔محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص65

xxxiii ۔ایضاً

xxxiv ۔عسقلانی، القول المسدد فی الذب عن المسند للامام احمد، ج1، ص4

xxxv ۔ابن الملقن، عمر بن علی، سراج الدین، ابوحفص، الشافعی المصری (المتوفیٰ:804ھ)، البدر المنیر فی تخریج الاحادیث والآثار الواقعۃ فی الشرح الکبیر، دار الھجرۃ للنشر والتوزیع، الریاض، السعودیۃ، ط1، 1425ھ، 2004ء، شروط الائمہ، فصل: واما مسند الامام احمد، ج1، ص295؛ ذھبی، سیر اعلام النبلاء، تابع الطبقۃ الثانیۃ عشرۃ، احمد بن حنبل ابوعبداللہ، ج11، ص329

بقول امام ذہبی امام احمد بن حنبل کا یہ قول غالب امر کی بنیاد پر ہے، بصورت دیگر ہمارے پاس "صحیحین، سنن" اور دیگر اجزاء میں ایسی احادیث بھی موجود ہیں، جو مسند میں نہیں ہیں۔(العثیمین، مصطلح الحدیث، القسم الثانی من کتاب، ج1، ص55)

xxxvi ۔المدینی، خصائص مسند الامام احمد، ج1، ص15

xxxvii ۔ایضاً

xxxviii ۔ایضاً

xxxix ۔العثیمین، مصطلح الحدیث، القسم الثانی من کتاب، ج1، ص55

ACADEMIA International Journal for Social Sciences
Volume 4, Issue 4, 2025 ISSN-L (Online): 3006-6638

xl ۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء، الطبقة السادسة عشرة، عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال الشیبانی، ج13، ص525؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، الدراسات الاسلامیہ، شروح حدیث، مسند امام احمد بن حنبل، 2010ء، vol. 45، No.268، ص

xli ۔شیخ احمد شاکر نے مسند کی ترتیب و تہذیب پر ایک تہائی کام کیا تھا، تاہم وہ بھی خالق حقیقی سے جا ملے۔(ذہبی، سیر اعلام النبلاء، الطبقة السادسة عشرة، عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل بن ھلال الشیبانی، تحقیق: شعیب الارنؤوط ورفقائہ، الحاشیہ، ج13، ص525)

xlii ۔المدینی، خصائص مسند الامام احمد، ج1، ص13

xliii ۔ایضاً، ص17، 18

xliv ۔ایضاً، ص18

xlv ۔محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، الدراسات الاسلامیہ، شروح حدیث، مسند امام احمد بن حنبل، 2010ء، vol. 45، No.269، ص

xlvi ۔ابن الجزری، محمد بن محمد، شمس الدین، ابو الخیر (متوفیٰ: 833ھ) کتاب المصعد الاحمد فی ختم مسند الامام احمد رضی اللہ عنہ، مکتبۃ التوبۃ، المملکۃ العربیۃ السعودیہ، الریاض، 1347ھ، ص8

xlvii ۔ابن کثیر، الباعث الحثیث اختصار علوم الحدیث، النوع الاول، مسند الامام احمد، ص27

xlviii ۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء، تابع الطبقة الثانیة عشرة، احمد بن حنبل ابو عبد اللہ، ج11، ص329

xlix ۔عسقلانی، احمد بن علی بن محمد، ابو الفضل، ابن حجر (المتوفی: 852ھ)، النکت علی کتاب ابن الصلاح، عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية، ط1، 1404ھ، 1984ء، الباب الثانی، فی دراسة کتاب النکت للحافظ ابن حجر علی ابن الصلاح، الفصل الاول: فی تنکیت الحافظ ابن حجر علی ابن الصلاح، ج1، ص73

l ۔ذہبی، سیر اعلام النبلاء، تابع الطبقة الثانیة عشرة، احمد بن حنبل ابو عبد اللہ، ج11، ص327

li ۔عسقلانی، تعجیل المنفعة بزوائد رجال الائمة الاربعة، حرف الالف، ج1، ص241؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص65

lii ۔سیوطی، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، انواع الحدیث، وجہ عدم التحاق المسانید بالاصول الخمسة، ج1، ص188؛ محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص71

liii ۔محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص65

liv ۔ایضاً

lv ۔محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص72

lvi ۔محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص73

lvii ۔مسند الامام احمد بن حنبل، تحقیق، شعیب الارنؤوط، عادل مرشد وغیرھم، مقدمة التحقیق، ج1، ص87

lviii ۔شیخ احمد بن عبد الرحمٰن البنا الساعاتی (المتوفی: 1371ھ = 1951ء) حدیث میں مشغول رہنے والوں میں سے تھے، آپ کی مشہور تصانیف میں "الفتح الربانی، القول الحسن فی شرح بدائع المنن، بدائع المنن فی جمع وترتیب مسند الشافعی والسنن" شامل ہیں۔(الزرکلی، الاعلام، حرف الالف، ج1، ص148)

lix ۔محمد بن حسن ابراھیم، الدراسات الحدیثیہ حول مسند الامام احمد بن حنبل، ص74

lx ۔ایضاً، ص75